

1 عمومی جائزہ

اس رپورٹ میں پیش کردہ تجزیے اور تخمینے مالی سال 24ء کی جولائی تا دسمبر کی مدت کے اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیے گئے جنہیں مارچ 2024ء میں اس وقت دستیاب اعداد و شمار اور حالات کے مطابق حتمی شکل دی گئی۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار

شرح نمو (فیصد)	مالی سال 23ء			مالی سال 24ء		
	شش 1	شش 2	سہ 1	سہ 2	شش 1	شش 2
حقیقی جی ڈی پی	1.6	-1.9	2.5	1.0	1.7	
شعبہ زراعت	1.8	2.7	8.6	5.0	6.8	
شعبہ خدمات	2.2	-2.0	0.9	0.01	0.5	
شعبہ صنعت	-0.6	-6.7	-0.2	-0.8	-0.5	
ایل ایس ایم اے	-1.6	-16.9	-0.9	0.5	-0.2	
قومی ص الف الف	25.1	33.1	29.0	28.6	28.8	
نئی شعبے کا قرضہ	6.5	-3.9	-2.1	6.5	4.2	
رشد زر (ایم ٹی)	1.2	12.8	0.0	4.5	4.5	
برآمدات	-6.7	-20.9	-5.2	21.1	7.4	
درآمدات	-16.0	-36.5	-25.4	-1.2	-14.6	
شرح مبادلہ اضافہ (+) / کمی (-)	-24.1	-31.8	-20.1	-21.3	-22.2	
ایف بی آر ٹیکس حاصل	17.4	16.1	24.9	35.3	30.3	
پالیسی ریٹ (ختم مدت)	16.0	22.0	22.0	22.0	22.0	
ارب ڈالر						
ترسیلات زر	14.4	12.9	6.3	7.1	13.4	
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری	0.6	0.9	0.4	0.5	0.9	
زر مبادلہ کے قرضے (خالص)	-0.8	-1.2	2.9	0.3	3.2	
جاری کھاتے کا توازن	-3.6	1.4	-1.0	0.2	-0.8	
ایٹھنٹک کے سیال زر مبادلہ ذخائر (ختم مدت)	5.6	4.4	7.6	8.2	8.2	
فیصد جی ڈی پی						
مالیاتی توازن	-2.0	-5.8	-0.9	-1.3	-2.3	
بنیادی توازن	1.1	-2.0	0.4	1.3	1.7	

ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ایٹھنٹک؛ وزارت خزانہ

دوران زراعت اور ایل ایس ایم میں بحالی کے مطابق تھوک اور خردہ تجارت میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران براڈ بینڈ صارفین میں 5.6 فیصد اضافے کی وجہ سے اطلاعاتی اور مواصلاتی خدمات میں بھی نمو ہوئی۔ نقل و حمل اور ذخیرہ کاری کی خدمات کی نمو کچھ کم ہوئی جس کی عکاسی شعبہ نقل و حمل کو پٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں کمی کے ساتھ ساتھ کمرشل گاڑیوں کی فروخت سے ہوتی ہے۔ دوسری جانب مالیات و بیمہ اور عمومی حکومتی خدمات میں کمی ریکارڈ کی گئی۔

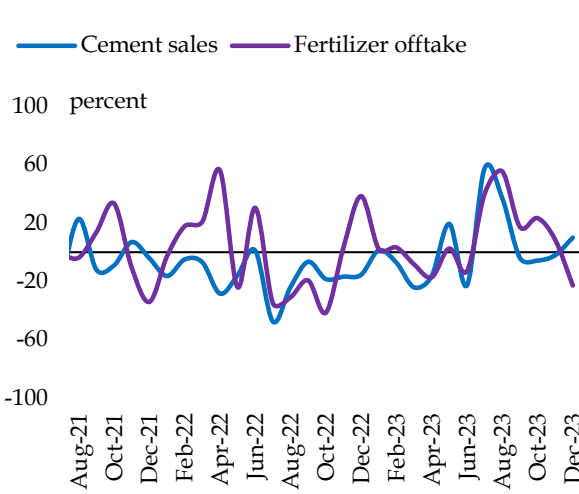
1.1 عمومی جائزہ

مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے کلی معاشی حالات میں قدرے بہتری آئی۔ پچھلے سال کے دوران سکڑاؤ کے برخلاف حقیقی اقتصادی سرگرمیاں تھوڑی بحال ہوئیں جبکہ آئی ایم ایف کے ساتھ اسٹیڈ بائی آرینجمنٹ (ایس بی اے) نے بیرونی کھاتے پر دباؤ کم کرنے میں مدد کی۔ اس دوران مسلسل تخفیفی زری اور مالیاتی پالیسیوں، بہتر زرعی پیداوار اور عالمی اجناس کی قیمتوں میں کمی کے باعث جاری کھاتے کا خسارہ کافی حد تک کم ہو گیا۔ محدود ملکی طلب کے باوجود مہنگائی کا دباؤ بلند سطح پر برقرار رہا (شکل 1.1)۔

حقیقی جی ڈی پی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.7 فیصد اضافہ ہوا جبکہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 1.6 فیصد نمو اور مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی میں 1.9 فیصد کا سکڑاؤ دیکھا گیا تھا (جدول 1.1)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمو میں زراعت کا کردار نمایاں ترین رہا اور کپاس اور چاول کی پیداوار میں خاصا اضافہ ہوا جس کی بنیادی وجہ سازگار موسمی حالات، خام مال کی بہتر دستیابی اور پالیسی ترغیبات تھیں۔ ان عوامل نے کسانوں کو گندم کا زیر کاشت رقبہ بڑھانے کی بھی ترغیب دی۔

شعبہ زراعت میں بحالی نے کچھ زرعی صنعتوں کو سہارا دیا۔ اس کے علاوہ درآمدی ترجیحی اقدامات کے خاتمے سے اس صنعت کے لیے خام مال کی دستیابی میں بہتری آئی۔ اس حقیقت کی عکاسی مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑے پیمانے پر اشیاء سازی (ایل ایس ایم) میں کافی کم سکڑاؤ سے ہوتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایل ایس ایم پیداوار میں گزشتہ پانچ سہ ماہیوں میں سکڑاؤ کے بعد مالی سال 24ء کی دوسری سہ ماہی میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ سخت مالیاتی اور زرعی پالیسیوں اور گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں مہنگی توانائی اور پست ملکی طلب کے باوجود ایسا ہوا۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی بہتر کارکردگی کے باوصف مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں شعبہ خدمات کی نمو گھٹ گئی۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے



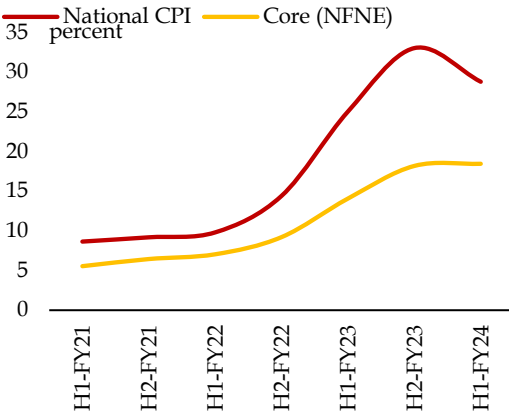
Sources: PBS, APCMA, OCAC, NEPRA and PAMA

ہونے والے اپنے تمام اجلاسوں میں سخت زری پالیسی موقف کو برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا۔

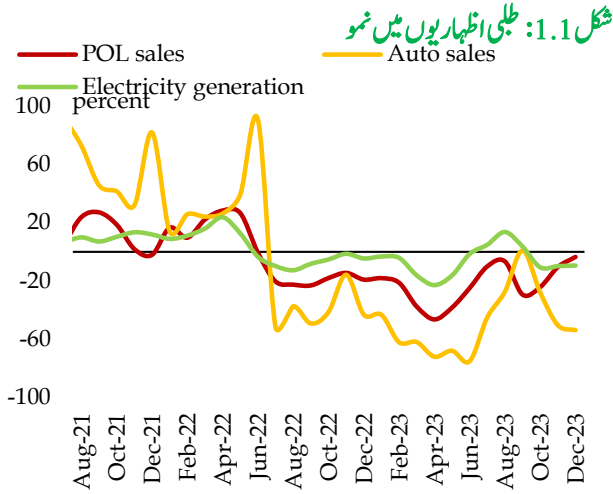
مالیاتی استحکام اور ذخیرہ اندوزی اور اسمگلنگ کو روکنے کے لیے حکومت کے انتظامی اقدامات کے ہمراہ زری سختی کے مؤثر اثرات کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں مہنگائی کی رفتار کم ہوئی۔ خاص طور پر قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی مئی 2023ء میں 38.0 فیصد کے نقطہ عروج سے دسمبر میں 29.7 فیصد سال بسال تک گر گئی۔

بنیادی توازن میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران محصولات میں بھرپور نمو کی وجہ سے بلند تر فاضل درج کیا گیا جو غیر سودی اخراجات میں اضافے سے

شکل 1.2: عمومی اور قومی گرانے کے رجحانات



Source: Pakistan Bureau of Statistics



پست ملکی طلب اور اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باوجود قومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (NCPI) بلند سطح پر رہی جس کا سبب طویل عرصے سے موجود ساختی مسائل، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی، حکومتی اخراجات میں اضافہ اور رسدی دھچکے تھے (شکل 1.2)۔ خاص طور پر بلند مہنگائی کی توقعات کے ساتھ غذا اور توانائی کی سرکاری قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسط صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کو 28.8 فیصد تک پہنچا دیا جو مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی میں 25.0 فیصد تھی (شکل 1.3)۔ اس کے علاوہ سیاسی غیر یقینی صورت حال اور کمزور سرکاری انتظام، جس سے مارکیٹ کی خامیوں—ذخیرہ اندوزی، اسمگلنگ اور قیمتوں میں ہیرا پھیری—کے اثرات بڑھ گئے، نے بھی مہنگائی کے ماحول میں اپنا حصہ ڈالا۔

اگرچہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں قومی گرانے مالی سال 23ء کی دوسری ششماہی کی سطح کے آس پاس مستحکم ہو گئی، تاہم یہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں بہت زیادہ تھی۔ متعدد عوامل بشمول بلند خام مال لاگت، بالواسطہ ٹیکسوں میں اضافے اور مالی سال 24ء کے بجٹ میں اعلان کردہ کم از کم اجرت میں اضافے کے نفاذ کے ساتھ غذا اور توانائی کی اشیاء کی سرکاری قیمتوں کے دور ثانی کے اثرات قومی گرانے میں تسلسل کے ذمہ دار تھے۔ بلند مہنگائی اور اس میں اضافے کی توقعات کے پیش نظر زری پالیسی کمیٹی نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں

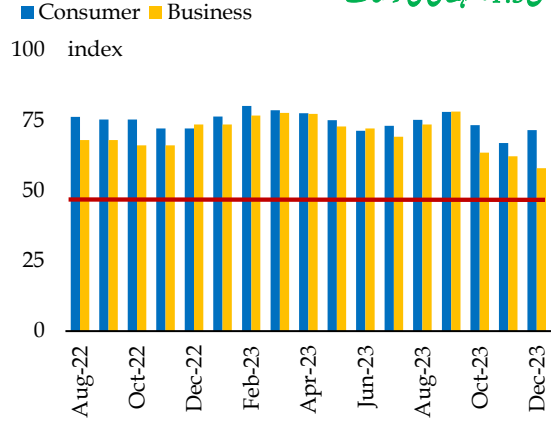
جون 2023ء کے آخر کے مقابلے میں بنیادی توازن اور پاکستانی روپے کی قدر میں بہتری نے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری قرض اکٹھا ہونے کی رفتار کو کچھ سست کر دیا۔ تاہم قرض کی واپسی کے بڑھتے ہوئے بوجھ کے پیش نظر سرکاری قرضوں کا بڑھتا ہوا ذخیرہ تشویش کا باعث بنا ہوا ہے (شکل 1.5)۔ ہیئت ترکیبی کے لحاظ سے ملکی قرضوں کا حصہ بڑھ گیا کیونکہ حکومت نے خسارے کو پورا کرنے کے لیے ملکی ذرائع پر زیادہ انحصار کیا۔ مزید یہ کہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرض کا خا کہ عرصیت طویل ہو گیا جس نے اجرائے ثانی کے خطرے کو کافی کم کر دیا۔ بہر کیف نو قیمت بندی کا خطرہ اب بھی برقرار ہے کیونکہ فنانشنگ کا بڑا حصہ رواں شرح کے آلات کے ذریعے حاصل کیا گیا تھا۔

قرض کی پائیداری کے نقطہ نظر سے مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران زرمبادلہ کی آمدنی کے مقابلے میں بیرونی قرضوں کی واپسی میں معمولی بہتری آئی تاہم اس کا طویل مدتی رجحان واپسی کی صلاحیت میں بتدریج کمی کی نشاندہی کرتا ہے (شکل 1.6)۔ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران طے شدہ ادائیگیوں کو پورا کرنے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کے لیے خاطر خواہ رقوم حاصل کرنے کے باوجود بیرونی قرضوں کی واپسی کا بڑھتا ہوا بوجھ ایک اور چیلنج ہے۔

آئی ایم ایف کے ایس بی اے کی منظوری نے بیرونی قرضوں کے حصول کی رکاوٹوں کو جزوی طور پر کم کر دیا جس کے نتیجے میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران آنے والی رقوم میں اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں کم طے شدہ بیرونی قرضوں کی ادائیگیوں اور جاری کھاتے کے خسارے میں نمایاں کمی نے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر کو تقویت دی (شکل 1.7)۔ اس صورت حال اور اس کے ہمراہ ستمبر کے ادائگیوں میں اسٹیٹ بینک کی متعارف کردہ ایکسچینج کمپنیوں سے متعلق اصلاحات اور حکومت کے انتظامی اقدامات نے ستمبر 2023ء کے وسط سے شرح مبادلہ پر دباؤ کو کم کرنے میں مدد دی۔

جاری کھاتے کے خسارے کے گھٹنے کا بنیادی سبب درآمدات میں کمی اور برآمدات میں اضافے کی وجہ سے تجارتی خسارے میں نمایاں کمی ہے۔ مسلسل تخفیفی پالیسیوں کے باعث محدود ملکی طلب کو روکنا، عالمی اجناس کی قیمتوں میں آتا

شکل 1.3: مہنگائی کی توقعات

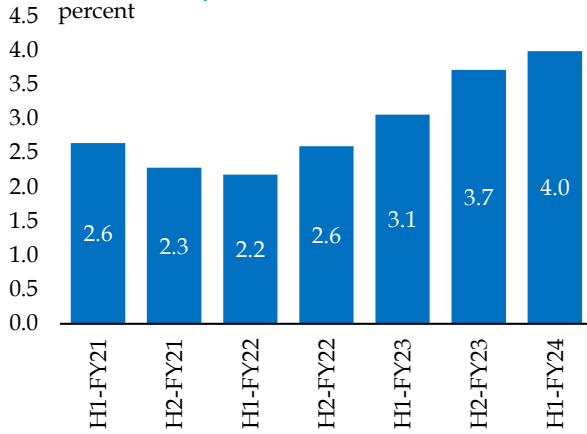


Source: State Bank of Pakistan

تجاوز کر گیا۔ تاہم مالیاتی خسارہ مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں معمولی سا زیادہ رہا جس کا بنیادی سبب سود کی ادائیگیوں میں تیزی سے اضافہ تھا (شکل 1.4 الف اور 1.4 ب)۔ بجلی کی سبسڈی کی تقسیم میں اضافے، سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں (پی ایس ایز) کے واجبات کے تصفیے کے لیے گرانٹس اور سول حکومت، دفاع اور پنشن کو چلانے کے لیے بلند تر اخراجات کی وجہ سے بھی غیر سودی اخراجات میں اضافہ ہوا۔

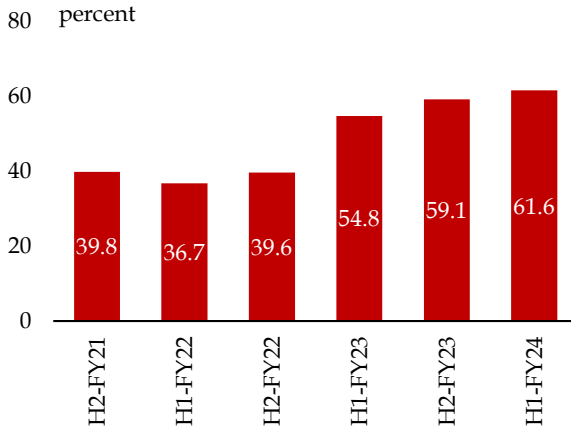
دوسری طرف مجموعی آمدنی میں جی ڈی پی کے فیصد کے لحاظ سے اضافہ زیادہ تر بلند نان ٹیکس محاصل کی بنا پر تھا کیونکہ ٹیکس تاجی ڈی پی تناسب صرف تھوڑا سا بہتر ہوا۔ نئے ٹیکس اقدامات، اقتصادی سرگرمیوں میں معتدل بحالی، بلند مہنگائی، مالی سال 23ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی اور کارپوریٹ منافع اور ڈپازٹس پر ریٹرن میں اضافے نے فیڈرل بورڈ آف ریونیو کی ٹیکس وصولی میں مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران تقریباً 30 فیصد اضافے میں کردار ادا کیا جو اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی سے صرف تھوڑا سا زیادہ تھا۔ جہاں تک نان ٹیکس محاصل کا تعلق ہے، اسٹیٹ بینک کا بلند منافع، بنیادی طور پر پیپر ولیم ڈولپمنٹ لیوی (پی ڈی ایل) کی شرحوں میں اضافے کی وجہ سے پی ڈی ایل کی وصولیوں میں اضافہ اور پی ایس ایز اور صوبوں کو وفاقی قرضوں پر سود کی وصولیاں اہم اجزات تھے۔

شکل 1.4 الف: سودی ادائیگیاں بطور فیصد جی ڈی پی



Source: Ministry of Finance

شکل 1.4 ب: سودی ادائیگیاں بطور فیصد مجموعی محاصل

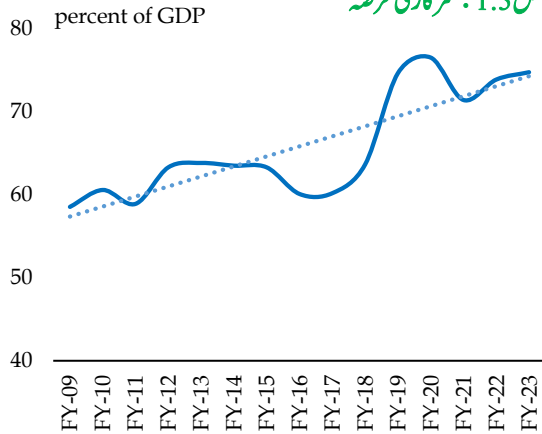


Source: Ministry of Finance

پست بنیاد اور پی ایس ایز میں ناقص کارکردگی شامل ہیں۔ مزید برآں، سیاسی غیر یقینی کیفیت معاشی پالیسیوں میں یکسانیت کے فقدان، کمزور نظم و نسق اور سرکاری انتظام کی وجہ سے صورت حال کو بدتر کر دیتی ہے۔ اس سے پالیسی اصلاحات کی ضرورت اجاگر ہوتی ہے تاکہ وسط تا طویل مدت میں پائیدار ترقی کو یقینی بنایا جاسکے۔

ان ساختی مسائل کی وجہ سے سب سے اہم اقتصادی چیلنجوں میں سے ایک بلند اور مستقل مہنگائی ہے۔ اس مقصد کے لیے اس رپورٹ کے چھٹے باب میں پاکستان میں مہنگائی کے طویل مدتی رجحانات کا تجزیہ کیا گیا ہے جس کے بعد ملک میں مہنگائی کا تعین کرنے والے اجزا کا جائزہ لیا گیا ہے، جس میں موجودہ بلند مہنگائی کے ساتھ 2015-2005ء کے عرصے پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔ اس باب میں مہنگائی پر اثر

شکل 1.5: سرکاری قرضہ



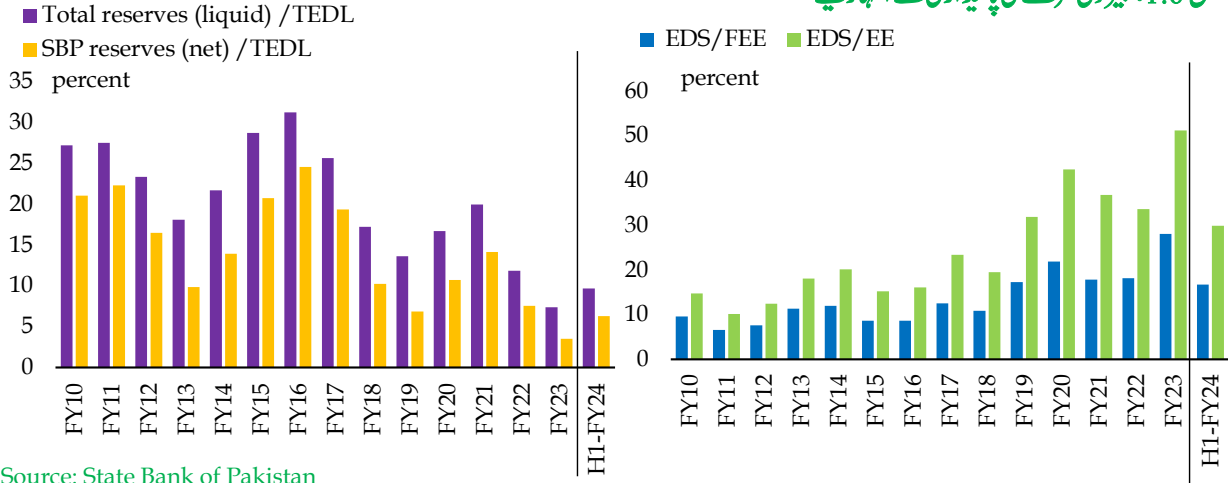
Source: State Bank of Pakistan

ہوا اعتدال اور زرعی خوراک کی بلند پیداوار جیسے عوامل نے تجارتی توازن میں بہتری لانے میں اہم کردار ادا کیا جو اتنی زیادہ تھی کہ اس سے کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی کی تلافی ہو گئی۔ اس طرح، مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بنیادی طور پر بیرونی قرضوں پر زیادہ سود کی ادائیگی اور منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی کی بنا پر بنیادی آمدنی کے خسارے میں اضافے کی وجہ سے تھا۔ یہ کیفیت اب بھی کمزور زرمبادلہ آمدنی کے سبب ایک چیلنج ہے۔

بیرونی کھاتے میں بہتری کے نتیجے میں بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا۔ دوسری طرف، نجی شعبے اور پی ایس ایز کو قرضوں کی آہستہ رفتار اور اجناسی آپریشنز فنانسنگ میں واپسی کی وجہ سے بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں سست روی آئی۔ تاہم محدود نان بینک فنانسنگ کے باعث بڑے مالیاتی خسارے کے نتیجے میں کمرشل بینکوں سے حکومتی قرضوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ نتیجتاً، بین ال بینک مارکیٹ میں سیالیت کی ضروریات بلند رہیں جس سے اسٹیٹ بینک کو بازار زر کے سودوں (او ایم او) کے ذریعے خاصی سیالیت کا ادخال کرنا پڑا۔

کلی معاشی اظہاریوں میں کچھ بہتری کے باوجود پاکستان کی معیشت مسلسل ساختی رکاوٹوں سے دوچار ہے جو پائیدار ترقی کے ساتھ کم اور مستحکم مہنگائی کے حصول کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ جو بڑے مسائل ہیں ان میں محدود بچت، طبعی اور انسانی سرمائے میں کم سرمایہ کاری، کمزور پیداواریت، جمود کا شکار برآمدات، ٹیکس کی

شکل 1.6: بیرونی قرضے کی پائیداری کے اظہارے



Source: State Bank of Pakistan

دوسری طرف، مہنگائی کا دباؤ، جو اگرچہ بلند ہے، معتدل ہونے کی توقع ہے۔ مزید برآں، بیرونی کھاتے کے منظر نامے میں بہتری آئی ہے۔ توقع ہے کہ جاری کھاتے کا خسارہ پہلے کے تخمینے سے کم ہو گا جبکہ آئی ایم ایف کے ایس بی اے کے تحت 1.1 ارب ڈالر کی آخری قسط بیرونی بفر زکوہ برقرار رکھنے میں مدد کرے گی۔

بلند تعداد کے اظہاریوں سے نومبر 2023ء کے بعد سے معاشی سرگرمیوں میں معتدل بحالی ظاہر ہوتی ہے۔ کپاس اور چاول کی پیداوار میں بحالی کے علاوہ مالی سال 24ء کے دوران گندم کی اچھی فصل کے امکانات بڑھ گئے۔ یہ بنیادی طور پر بلند زیر کاشت رقبے، خام مال کی بہتر دستیابی اور سازگار موسمی حالات کی وجہ سے ممکن ہوا۔ زرمبادلہ کے مسائل میں مسلسل کمی سے رسدی زنجیر کی صورت حال اور صنعتی خام مال کی دستیابی بہتر ہوئی جس سے کچھ بڑی صنعتوں کو مدد مل رہی ہے۔ ان حالات کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک مالی سال 24ء کے لیے 2-3 فیصد کی حدود میں حقیقی جی ڈی پی کی نمو کی پیش گوئی کرتا ہے (جدول 1.2)۔ آگے چل کر توانائی کی قیمتوں میں مزید رد و بدل اور مالیاتی یکجائی، جو قرض اکٹھا ہونے کی رفتار کم کرنے کے لیے ضروری ہے، معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ اس تناظر میں وسط تا طویل مدت کے دوران بلند نمو کی رفتار کو حاصل کرنا دیرینہ ساختی مسائل کو حل کرنے والی اصلاحات پر منحصر ہے۔

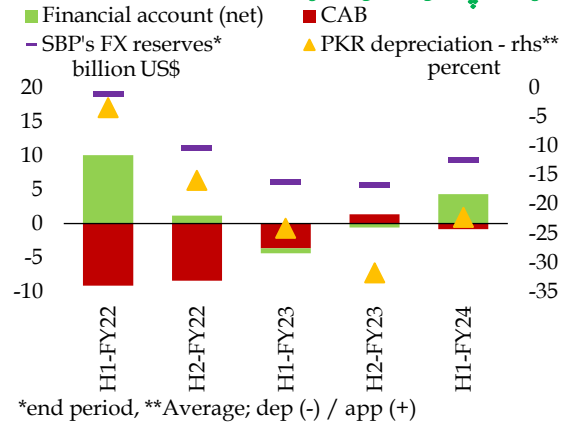
زری پالیسی کے مسلسل سخت موقف اور مالیاتی یکجائی کی بنا پر توقع ہے کہ ملکی طلب قابو میں رہے گی۔ مزید برآں، گندم کی پیداوار میں متوقع اضافہ رسد کو

انداز ہونے والے پالیسی اور ساختی عوامل پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے جن میں زری پالیسی فریم ورک، مالیاتی اور قرضہ پالیسی، تجارتی کشادگی، زرعی کارکردگی، پیداواریت اور آبادیاتی رجحانات شامل ہیں۔ اس باب میں یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ زری پالیسی پر بہت زیادہ بوجھ اور نتیجتاً بلند معاشی لاگت کے بغیر کم اور مستحکم مہنگائی کے حصول کے لیے سیاسی اور پالیسی کی غیر یقینی کیفیات کو کم کرنا، مالیاتی دوراندیشی کو یقینی بنانا اور دیرینہ ساختی مسائل کو حل کرنا ضروری ہے۔

1.2 معاشی منظر نامہ

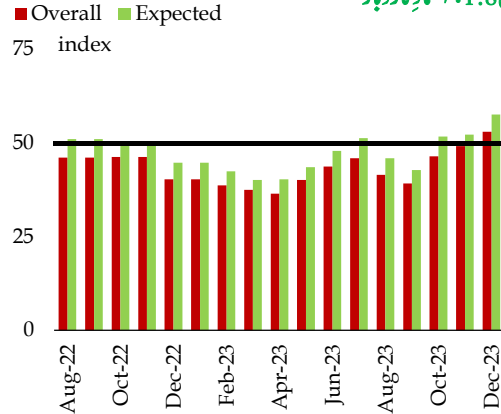
مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں معمولی معاشی بحالی مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں جاری رہنے کی توقع ہے۔ یہ نومبر 2023ء سے متوقع معاشی حالات کے بارے میں کاروباری اعتماد میں بہتری سے بھی ظاہر ہوتا ہے (شکل 1.8)۔

شکل 1.7: پاکستان کا توازن ادائیگی



Source: State Bank of Pakistan

شکل 1.8: اعتماد کاروبار



Source: State Bank of Pakistan

بہتر بنا کر اور سٹے بازی پر مبنی احساسات کی حوصلہ شکنی کر کے غذائی مہنگائی میں کمی کا سلسلہ قائم رکھنے میں مدد دے سکتا ہے۔ دوسری طرف توانائی کی سرکاری قیمتوں میں کوئی نمایاں اضافہ مہنگائی کے منظر نامے پر ان مثبت حالات کے اثرات کو زائل کر سکتا ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے مالی سال 24ء کے لیے اپنی مہنگائی کے تخمینے پر نظر ثانی کر کے اسے 23.0 - 25.0 فیصد کی حدود میں رکھا ہے۔ تاہم بڑھتی ہوئی عالمی کشیدگی، ناموافق موسمی حالات، تیل کی عالمی قیمتوں میں منفی حرکات اور اس کے نتیجے میں بیرونی کھاتے کا دباؤ اس منظر نامے میں اضافے کے لیے کچھ اہم خطرات ہیں۔

جدول 1.2: مالی سال 24ء کے معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیاں	ہدف	شرح نمو (فیصد)
3.0-2.0	3.5	حقیقی جی ڈی پی الف
25.0-23.0	21	صارف اشاریہ قیمت (اوسط) الف
ارب ڈالر		
28.1-27.1	30.5	ترسیلات زر الف
30.0-29.0	30	برآمدات (ایف او بی) الف
52.0-51.0	58.7	درآمدات (ایف او بی) الف
فیصد جی ڈی پی		
8.0-7.0	6.5	مالیاتی خسارہ ب
1.5-0.5	-	جاری کھاتے کا خسارہ

ماخذ: الف-سالانہ منصوبہ 2023-24ء، ب-وفائی بجٹ 2023-24ء

جہاں تک بیرونی کھاتے کا تعلق ہے، توقع ہے کہ کچھ بہتر عالمی منظر نامہ اور ملکی نمو کے امکانات کے نتیجے میں برآمدات اور ترسیلات زر سے زرمبادلہ کی آمدنی میں اضافہ ہو گا۔ اگرچہ نچلے عالمی طلب کا پاکستان کی برآمدات پر مثبت اثر پڑ سکتا ہے تاہم عالمی سطح پر اجناس کی قیمتوں میں اعتدال سے درآمدی قیمتیں کافی کم ہو سکتی ہیں جس سے درآمدی بل میں مجموعی طور پر کمی واقع ہو سکتی ہے اور اس وجہ سے تجارتی توازن میں بہتری آ سکتی ہے۔ ان عوامل کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی پیش گوئی ہے کہ مالی سال 24ء میں جاری کھاتے کا خسارہ جی ڈی پی کے 0.5 سے 1.5 فیصد کی حد میں رہے گا۔